عظمت والدین

حافظ زبیر ایوب

تم لوگ کسی کی عبادت نہ کرو مگر صرف اللہ کی ، والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اگر تمہارے پاس ان میں کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو کر رہیں تو انہیں اُف تک نہ کہو۔ نہ جھڑک کر جواب دو بلکہ ان سے احترام سے بات کرو۔ اور نرمی و رحم کیساتھ ان کے پاس جھک کر رہو۔ اور دعا کیا کرو کہ اے پروردگار ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے رحمت اور شفقت کے ساتھ بچپن میں مجھے پالا تھا۔ (سورہ بنی اسرائیل: ۲۴۔۲۳)

میرا شکر ادا کرو اور ماں باپ کے شکر گزار رہو۔ تم کو میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔ (سورہ لقمان: ۱۴)

اور اگر ماں باپ دباؤ ڈالیں کہ میرے ساتھ کسی کو شریک بناؤ جس کا تمہیں کوئی علم نہیں۔ تو ہرگز ان کا کہنا نہ مانو اور دنیا میں ان کے ساتھ نیک برتاؤ کرتے رہو۔ (سورہ الاحقاف: ۱۵)

قرآن پاک میں ارشاد ہے:

اور ہم نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے کی تاکید کی اس کی ماں تکلیف اٹھا اٹھا کر اس کو پیٹ میں لئے پھرتی اور تکلیف ہی سے جنا اور پیٹ میں اٹھانے اور دودھ پلانے کی یہ (تکلیف وہ) مدت اڑھائی سال ہے۔ (سورہ لقمان: ۱۵۔

قران پاک نے مومنوں کو دعا سکھائی ہے:

اے پروردگار میری مغفرت فرما اور میرے والدین کی اور سب ایمان والوں کو اس روز معاف فرما دے جب کہ حساب قائم ہوگا۔ (سورہ ابراہیم: ۴۱)

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین اور قریبی رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور پاس بیٹھنے والوں اور مسافروں اور جو تمہاری ملکیت میں ہوں سب سے احسان کرو بے شک اللہ بڑائی کرنے والوں تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (سورہ النساء: ۳۶)

آپ فرمایئے کہ آؤ میں تمہیں وہ چیزیں سناتا ہوں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کی ہیں۔ یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا۔ اور والدین کے ساتھ احسان کرنا۔ اور غربت کے ڈر سے اولاد کو قتل نہ کرنا ہم انہیں اور تمہیں رزق دیتے ہیں۔ بے حیائی کے ظاہر اور پوشیدہ کاموں کے پاس نہ جانا اور کسی شخص کو قتل نہ کرنا۔ جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔ بشرطیکہ حق کے ساتھ ہو۔ یہ باتیں ہیں جن کی وصیت کی گئی ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔

خدا نے کسی آدمی کے پہلو میں دو دل نہیں بنائے اور نہ تمہاری عورتوں کو جن کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو تمہاری ماں بنایا اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارے بیٹے بنایا یہ سب تمہارے منہ کی باتیں ہیں اور خدا تو سچی بات فرماتا ہے۔ اور وہی سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ (سورہ الاحزاب: ۴)

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

ایک آدمی نے نبی اکرم سے پوچھا کہ اے اللہ کی رسول میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے آپ نے فرمایا تیری ماں اس نے کہا کہ پھر کون آپ نے فرمایا تیری ماں اس نے کہا پھر کون آپ نے فرمایا تیری ماں اس نے کہا پھر کون آپ نے فرمایا تیرا باپ (بخاری و مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

اس کی ناک خاک آلود ہو (یعنی ذلیل ہو) یہ بات آپ نے تین دفعہ فرمائی لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے رسول کون ذلیل ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ شخص جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پایا ان دونوں میں ایک کو یا دونوں کو پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔ (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمی جا رہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا چنانچہ وہ ایک پہاڑ کی غار مین چھپ گئے۔ غار کے منہ پر پہاڑ کے اوپر سے ایک بہت بڑا پتھر آ گرا اور وہ بند ہو کر رہ گئے۔ چنانچہ وہ آپس میں کہنے لگے کہ کوئی ایسا نیک عمل دیکھو جو تم نے محض رضائے الٰہی کیلئے کیا ہوا۔ اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو شاید یہ مشکل آسان ہو جائے چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا

اے اللہ تعالیٰ میرے والدین زندہ تھے اور انتہائی بڑھاپے کی عمر کو پہنچے ہوئے تھے میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے میں ان کیلئے بکریاں چرایا کرتا تھا جب شام کو واپس لوٹتا تو بکریاں دوہتا اور اپنے بچوں سے پہلے اپنے والدین کو دودھ پلاتا۔ ایک روز جنگل میں دور جانکلا اور شام کو دیر سے واپس لوٹا وہ اس وقت سو چکے تھے۔ میں حسب معمول دودھ لےکران کے سرہانے آ کھڑا ہوا میں نے انہیں نیند سے بیدار کرنا پسند نہ کیا اور بچوں کو ان سے پہلے پلا دینا بھی مجھے اچھا نہ لگا۔ حالانکہ بچے میرے قدموں کے پاس رو پیٹ رہے تھے۔ حتیٰ کہ صبح ہونے تک میری اور ان کی یہی حالت رہی اے اللہ تو جانتا ہے اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا کیلئے کیا تو اس پتھر کو ہٹا دے تاکہ ہم آسمان کو دیکھیں پس اللہ تعالیٰ نے اسے تھوڑا سا ہٹا دیا کہ اس میں سے انہیں آسمان نظر آنے لگا۔ اس لئے کہتے ہیں کہ ماں باپ کو نہ جھڑکو اور ان کی نافرمانی نہ کرو کیونکہ ماں باپ کی فرمانبرداری اور ان سے اچھا سلوک کرنا یہ جنت کا سبب ہے۔

بوڑھے والدین کی خدمت

بوڑھے والدین کی خدمت وہ عظیم الشان نیکی ہے جس کے بعد دخول جہنم کا خطرہ بہت ہی کم رہ جاتا ہے جس شخص کی حیات میں اس کے والدین بوڑھے ہو گئے یا ان میں سے ایک بوڑھا ہو گیا اس شخص کیلئے جنت حاصل کرنے کا ایک زریں موقع مہیا ہو گیا۔ وہ ڈھنگ سے ان کی خدمت کرے تو جنت انشاءاللہ سامنے ہے۔

والدین سے سلوک کے آداب

ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کیجئے اور اس حسن سلوک کی توفیق کو دونوں جہاں کی سعادت سمجھئے۔ خدا کے بعد انسان پر سب سے زیادہ حق ماں باپ ہی کا ہے۔ ماں باپ کے حقوق کی اہمیت اور عظمت کا اندازہ اس سے کیجئے کہ قرآن پاک نے جگہ جگہ ماں باپ کے حقوق کو خدا کے حق کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور خدا کی شکر گزاری کی تاکید کے ساتھ ماں باپ کی شکر گزاری کی تاکید کی ہے۔ والدین کے شکر گزار رہئے محسن کی شکر گزاری اور احسان مندی شرافت کا اولین تقاضا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ ہمارے وجود کا محسوس سبب والدین ہیں۔ پھر والدین کی پرورش اور نگرانی میں ہم پلتے بڑھتے اور شعور کو پہنچتے ہیں۔ اور وہ جس غیر معمولی قربانی، بے مثل جان فشانی اور انتہائی شفقت سے ہماری سرپرستی فرماتے ہیں اس کا تقاضا ہے کہ ہمارا سینہ ان کی عقیدت و احسان مندی اور عظمت و محبت سے سرشار ہو اور ہمارے دل کا ریشہ ریشہ ان کا شکر گزار ہو۔

شالا کسے دی ماں نہ مرے

الفاظ کی دنیا میں ماں ہی ایک ایسا لفظ ہے جس کو کسی بھی زبان میں اگر ادا کیا جائے تو ادائیگی کے وقت دونوں ہونٹوں کا ملنا قدرتی امر ہے ماں ہی ایک ایسی عظیم ہستی ہے جو اس دنیا میں ٹوٹے اور دلوں کو جوڑنے کا سبب بنتی ہے۔ اگر اس ہستی کا وجود دھرتی پر موجود نہ ہو تو دل شکستہ حوصلے پست ارادے ٹوٹ پھوٹ کا شکار اور سوچیں منتشر ہو جاتی ہیں۔ ہمتیں شکست و ریخت کا مقدر ٹھہرتی ہیں۔ ماں ایک ایسی ہستی ہے جو زندگی کے جھلسے ہوئے صحرا میں ایک تازا ہوا کا جھونکا ثابت ہوتی ہے۔ اور زندگی کے نشیب و فراز میں مصائب کی کڑا کے کی دھوپ میں ماں کی ہستی ایک شجر سایہ دار کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس کی ٹھنڈی چھاؤں تلے زمانے کی گرمی سے جھلسا ہوا انسان سکون لے کر یوں محسوس کرتا ہے گویا جنت کے درخت تلے سکون لے رہا ہے۔ اس لئے مقولہ ہے ''ماواں ٹھنڈیاں چھاواں'' ایک مغربی مفکر کا قول ہے۔ کہ ماں جتنی بڑی ہوتی ہے۔ بیٹا اتنا عظیم پیدا ہوتا ہے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نہ ہوتیں تو امام عالی مقام میدان کربلا میں نیزے کی نوک پر قرآن کی تلاوت کیسے سناتے۔

ماں کی خدمتوں کا صلہ اگر بوڑھی ماں کو کندھے پر اٹھا کر کعبۃ اللہ کا طواف اور حج بھی کرایا جائے تو تب بھی ایک رات کی خدمت کا صلہ اور حق بھی ادا نہیں ہوتا ماں کی ممتا ہی ہوتی ہے کہ جب سردیوں کی ٹھٹھرتی راتوں میں اس کا ننھا بچہ پیشاب کر دیتا ہے۔ تو ماں کی ممتا تڑپ اٹھتی ہے اس کا جذبہ دیکھئے خود اٹھ کر گیلی جگہ پر سوتی ہے اور اپنے لخت جگر خشک جگہ پر سلا دیتی ہے۔

آخر میں میری زبان کی تھرتھراہٹ دل کی دھڑکنوں اور سانسوں کی روانیوں سے یہ دعا نکلتی ہے کہ یا اللہ کائنات کی ہر چیز تھل پتھل ہو جائے موت کی خوفناک وادی میں دھکیل دی جائے پر شالہ کسے دی ماں نہ مرے...... لیکن یہ خدائی قانون ہے کہ کل نفس ذائقۃ الموت۔ اس کے آگے کسی کا زور نہیں چلتا۔

ترجمہ: کل ہر جان نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

مضمون نگاروں سے اپیل

قرآن کا ترجمہ خود کرنے سے گریز کریں بلکہ کسی مترجم قرآن سے ذکر کریں، احادیث کے حوالے مکمل ذکر کریں۔ تاکہ ہمارے مجلہ کا معیار بہتر سے بہتر ہو سکے۔ مضمون کی اصل کاپی ارسال کریں، فوٹو کاپی ہرگز نہ بھیجیں، ورنہ ادارہ مضمون شائع کرنے سے قاصر ہوگا۔ مضمون فل اسکیپ صفحہ کی ایک جانب ہو اور کم از کم 1" انچ حاشیہ چھوڑا ہوا ہو۔